اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 335:

قضا نمازوں سے متعلق بنیادی احکام

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

قضا نمازوں کی ادائیگی ضروری ہے:

قضا نمازوں سے متعلق شریعت کی تعلیم بالکل واضح ہے کہ جتنی بھی نمازیں قضا ہوئی ہیں خواہ کم ہوں یا زیادہ، خواہ عمداً قضا ہوئی ہوں یا سہواً؛ ان سب کی ادائیگی ضروری ہے، یہی مذہب صحیح روایات سے ثابت ہے اور اسی پر چاروں مذاہب کے ائمہ کرام اور فقہاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اتفاق ہے، گویا کہ اس پر امت کا اجماع ہے۔ ذیل میں قضا نمازوں کی ادائیگی سے متعلق چند روایات ذکر کی جاتی ہیں:

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ: جو شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو اس پر لازم ہے کہ جب بھی اسے یاد آئے اس کو ادا کردے، اس کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

- صحیح بخاری میں ہے:

من نسی صلاة فليصل إذا ذکرها، لا كفارة لها إلا ذالک. (کتاب المواقیت)

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آجائے تو نماز پڑھ لے۔

- صحیح مسلم میں ہے:

1568: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔ (باب قضاء الصلاة الفائتة)

3۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے سو جائے یا غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے تو جب بھی اسے یاد آئے وہ نماز پڑھے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِیْ (میری یاد آنے پر نماز قائم کرو)۔

- صحیح مسلم میں ہے:

1569: عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قال: قال رسول الله ﷺ: إذا رقد أَحدكم عن الصلاة أَو غفل

عنها فليصلها إذا ذكرها؛ فإن الله يقول: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ.

4۔ حضور اقدس ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز کے وقت سو جائے یا اس کو غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے، تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب بھی اسے نماز یاد آئے تو وہ اسے پڑھ لے۔

- سنن نسائی میں ہے:

سئل رسول الله ﷺ عن الرجل يرقد عن الصلاة أَو يغفل عنها، قال: كفارتها أَن يصليها إذا ذكرها۔ (كتاب المواقيت، باب في من نام عن صلاة)

فقہ حنفی سے صراحت:

حضرت امام ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ البحر الرائق (141/2) میں فرماتے ہیں:

فالاصل فيه أن كل صلاة فاتت عن الوقت بعد ثبوت وجوبها فيه فانه يلزم قضاؤها، سواء تركها عمدًا او سهوًا أَو بسبب نوم، وسواء كانت الفوائت كثيرة أَو **قليلة**۔

ترجمہ: اس سلسلے میں اصول یہ ہے کہ ہر وہ نماز جو کسی وقت میں واجب ہونے کے بعد چھوٹ گئی ہو اس کی قضا لازم ہے، چاہے انسان نے وہ نماز جان بوجھ کر چھوڑی ہو یا بھول کر، یا نیند کی وجہ سے، چاہے چھوٹی ہوئی نمازیں زیادہ ہوں یا کم ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا اکثر روایات وعبارات اور ان کے ترجمے فتاویٰ عثمانی سے ماخوذ ہیں۔

قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟

قضا نماز ادا کرنے کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے تو ادا کر لینا چاہیے اور اس میں بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے، البتہ شب وروز میں تین اوقات ایسے ہیں جن میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سورج طلوع ہونے کے وقت:

جب سورج طلوع ہونے لگتا ہے تو مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے جو کہ کم از کم دس منٹ تک رہتا ہے۔ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں طلوعِ آفتاب کا جو وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اُس کے بعد سے کم از کم دس منٹ تک مکروہ وقت رہتا ہے۔ اس مکروہ وقت میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(رد المحتار، اعلاء السنن، احسن الفتاویٰ، دائمی نقشہ اوقاتِ نماز از جامعہ دار العلوم کراچی)

2۔ دوپہر کو سورج کے اِستوا کے وقت:

سورج طلوع ہونے کے بعد سے لے کر سورج ڈوبنے تک پورے دن کا جتنا بھی وقت ہے ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان دونوں کے درمیانی حصے کو نصف النہار عرفی یعنی آدھا دن کہتے ہیں، یہی وہ وقت ہوتا ہے جب سورج خطِ استوا سے گزر رہا ہوتا ہے اور ہمارے سروں کے اوپر ہوتا ہے۔ جب سورج اس کیفیت سے گزر کر مغرب کی طرف ڈھلنے لگتا ہے تو اس کو زوال کہتے ہیں۔ شریعت کی نگاہ میں یہ نصف النہار عرفی (یعنی سورج کے استوا کا وقت) مکروہ اور ممنوع وقت کہلاتا ہے۔ چوں کہ سورج تو استوا کے وقت ٹھہرتا نہیں بلکہ وہ اپنا سفر مسلسل جاری رکھے ہوئے ہوتا ہے، اس لیے استوا کا یہ وقت بہت ہی مختصر ہوتا ہے جو کہ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں پورا ہو جاتا ہے، البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں جو زوال کا وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اس سے چند منٹ پہلے اور چند منٹ بعد کے وقت کو مکروہ وقت شمار کرتے ہوئے اس میں نماز نہ پڑھی جائے، بعض اہلِ علم حضرات نے سہولت کی خاطر زوال کے وقت سے 5 منٹ پہلے اور 5 منٹ بعد احتیاط کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہاں یہ غلط فہمی دور رہے کہ دوپہر کو سورج کے زوال کا وقت مکروہ نہیں، بلکہ سورج کے استوا کا وقت مکروہ وقت کہلاتا ہے جس کی تفصیل بیان ہو چکی، شاید لوگوں کی سہولت کی خاطر استوا کی بجائے زوال کہہ دیا جاتا ہے۔ اس تفصیل کے مطابق دوپہر کو سورج کے استوا کے وقت قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، عمدۃ الفقہ، دائمی نقشہ اوقاتِ نماز از جامعہ دار العلوم کراچی)

3۔ سورج ڈوبنے کے وقت:

جب سورج ڈوبنے کا وقت آتا ہے تو سورج کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے، اس کی طرف دیکھنے سے نگاہوں پر کچھ اثر نہیں پڑتا، یہاں سے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے جو کہ تقریباً 15 منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں جو غروبِ آفتاب کا وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اس سے تقریباً 15 منٹ پہلے یہ مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ وقت ختم ہو جانے کے بعد مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس مکروہ وقت میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(ردالمحتار، احسن الفتاویٰ، امداد الفتاویٰ، نفل اور سنت نمازوں کے فضائل اور احکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

خلاصہ:

مذکورہ بالا تین ممنوع اوقات میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں، ان تین ممنوع اوقات سے اجتناب کرتے ہوئے ان کے علاوہ دن رات میں کسی بھی وقت قضا نماز ادا کرنا جائز ہے، چاہے عصر کے بعد ہو، فجر کے بعد ہو یا کسی بھی وقت ہو۔

قضا نمازوں کی تعداد یاد نہ ہو تو:

کسی شخص سے بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں اور ان کی تعداد معلوم نہ ہو تو ایسی صورت میں خوب غور و فکر کر کے اندازے سے حساب لگا لے کہ اتنی نمازیں رہتی ہوں گی، پھر مزید ان میں کچھ اضافہ کر لے تاکہ احتیاط رہے۔

قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہو گا:

واضح رہے کہ قضا نمازوں کا حساب بلوغت کے بعد سے ہو گا کہ بلوغت کے بعد جتنی نمازیں ادا نہ کی ہوں اُن سب کی ادائیگی ضروری ہے، بلوغت سے پہلے کی نمازوں کی قضا نہیں۔

کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

متعدد نمازیں ایسی ہیں کہ اگر وہ وقت پر ادا نہ کی جائیں اور وقت نکل جائے تو ان کی قضا لازم ہوتی ہے، وہ نمازیں درج ذیل ہیں:

- شب وروز کی پانچ نمازیں۔
- نمازِ وتر۔
- جمعہ کی نماز جب قضا ہو جائے تو ایسی صورت میں قضا کے طور پر ظہر ہی کی چار رکعات فرض ادا کی جائے گی۔
- اسی طرح وہ نفل نماز جو شروع کر کے توڑ دی جائے تو اس کی بھی قضا ضروری ہے۔

مسئلہ:

سنت نماز کی قضا نہیں، البتہ اگر فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو اسی دن سورج کے زوال سے پہلے پہلے قضا پڑھ لینا بہتر ہے، اسی طرح نمازِ تراویح کی بھی قضا نہیں۔ (ردالمحتار، ہندیہ ودیگر کتب)

قضا نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

1۔ قضا نماز کے لیے نیت کرنا فرض ہے۔ نیت در حقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، حقیقی نیت دل ہی کی ہوتی ہے اور اسی کا اعتبار ہوتا ہے، اس لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کر لے تب بھی درست، بلکہ نیت کرنے میں دل اور زبان دونوں کو یکجا کرنے کے اعتبار سے اچھا بھی ہے۔

2۔ قضا نماز کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں، یا: میں فجر کی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں۔ اور اگر بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں تو یوں نیت کرے: میں ظہر کی پہلی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں، یا: میں فجر کی پہلی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح ہر قضا نماز ادا کرتے وقت پہلی نماز کا ذکر کرے۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عثمانی)

- **دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن:**

قضائے عمری کا طریقہ یہ ہے کہ قضا نماز کی نیت میں ضروری ہے کہ جس نماز کی قضا پڑھی جارہی ہے اس کی مکمل تعیین کی جائے یعنی فلاں دن کی فلاں نماز کی قضا پڑھ رہا ہوں، مثلاً پچھلے جمعہ کے دن کی فجر کی نماز کی قضا پڑھ رہا ہوں، لہٰذا اگر متعینہ طور پر قضا نمازوں کی تعداد اور اوقات کا علم ہو تو متعینہ طور پر نیت کر کے ایک ایک کر کے نماز قضا کرلی جائے، البتہ اگر متعینہ طور پر قضا نماز کا دن اور وقت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح متعین کرنا مشکل ہو تو اس طرح بھی نیت کی جاسکتی ہے کہ مثلاً جتنی فجر کی نمازیں مجھ سے قضا ہوئی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز ادا کر رہا ہوں، یا مثلاً جتنی ظہر کی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز ادا کر رہا ہوں، اسی طرح بقیہ نمازوں میں بھی نیت کریں، اسی طرح پہلی کے بجائے اگر آخری کی نیت کرے تو بھی درست ہے۔ لہٰذا اگر کئی نمازیں قضا ہوں اور ان کی تعداد اور اوقات معلوم نہ ہوں تو اندازہ کر کے غالب گمان کے مطابق ایک تعداد مقرر کرلیجیے، اور مذکورہ طریقے کے مطابق نمازیں قضا کرنا شروع کردیجیے۔

ایک دن کی تمام فوت شدہ نمازیں یا کئی دن کی فوت شدہ نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں، یہ بھی درست ہے۔ نیز ایک آسان صورت فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی کی یہ بھی ہے کہ ہر وقتی فرض نماز کے ساتھ اس وقت کی قضا نمازوں میں سے ایک پڑھ لیا کریں، (مثلاً: فجر کی وقتی فرض نماز ادا کرنے کے ساتھ قضا نمازوں میں سے فجر کی نماز بھی پڑھ لیں، ظہر کی وقتی نماز کے ساتھ ظہر کی ایک قضا نماز پڑھ لیا کریں)، جتنے برس یا جتنے مہینوں کی نمازیں قضا ہوئی ہیں اتنے سال یا مہینوں تک ادا کرتے رہیں، جتنی قضا نمازیں پڑھتے جائیں اُنہیں لکھے ہوئے ریکارڈ میں سے کاٹتے جائیں، اِس سے ان شاء اللہ مہینہ میں ایک مہینہ کی اور سال میں ایک سال کی قضا نمازوں کی ادائیگی بڑی آسانی کے ساتھ ہو جائے گی۔

- الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار):

(كثرت الفوائت نوى أول ظهر عليه أو آخره):

(قوله: كثرت الفوائت إلخ) مثاله: لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فإذا قضاها لا بد

من التعيين؛ لأن فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فإن أراد تسهيل الأمر يقول: أول فجر مثلا، فإنه إذا صلاه يصير ما يليه أولا، أو يقول: آخر فجر، فإن ما قبله يصير آخرا، ولا يضره عكس الترتيب؛ لسقوطه بكثرة الفوائت .فقط واللہ اعلم (فتویٰ نمبر:144010200082)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
25 ذوالحجہ 1441ھ/16 اگست 2020
03362579499